

فی ۹ ربیع الثانی

حسبنا الله ونعم الوكيل

الفضل

روزنامہ

جلد ۳۲ | تاریخ ۲۳ : ۱۳ | ۱۵ صفر ۱۳۶۳ | ۱۱ فروری ۱۹۴۴ | نمبر ۳۶

المنیہ

۱۰۵

لاہور ۹ ماہ تبلیغ - آج گیارہ بجے رات بذریعہ فون اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ کو کھانسی کی تکلیف ہے۔ پرسوں سے پیٹے میں درد شروع ہے۔ چھوٹی انٹریوں کی سوزش معلوم ہوتی ہے۔

سیدہ ام طاہرہ صاحبہ کے متعلق یہ اطلاع ملی ہے۔ کہ انکی عام حالت بگوشہ ہے۔ گو مرض کی حالت بدستور ہے۔ بعض نسبتاً کمزور ہے۔ اجاب جماعت ان کی صحت و عافیت کے لئے دعا فرمائیں۔ آج بھی مسجد مبارک میں انکی خیر و عافیت کے لئے دعا کی گئی۔

قادیان ۹ ماہ تبلیغ - جناب مولوی عبدالغنی صاحب ہوشیار پور سے تشریف لے گئے ہیں۔ آج حکیم نظام جان صاحب نے اپنے لڑکے عطاء الرحمن صاحب کے ولیمہ کی دعوت دی۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

رہن بھی کر دیا کرتے ہیں۔ ذیہ سب جماعت اور اسلام سے ناواقفیت کے نتیجے میں ناپسندیدہ حرکات ہیں) امریکہ آج کی دنیا میں امت مذہب ملک سمجھا جاتا ہے۔ لیکن اس کی سر زمین پر بھی انسانوں کا ایک طبقہ موجود ہے۔ جسے نیگرو کہا جاتا ہے۔ اور جنہیں محض اس لئے زندہ جلا دینے کے واقعات ہوتے رہتے ہیں۔ کہ ان کے ہاتھوں کسی گورے رنگ والی عورت کی توہین ہو گئی۔

اس قسم کی مثالیں پیش کرنے سے اور کچھ ثابت ہو یا نہ ہو۔ یہ بات یقینی طور پر ثابت ہو رہی ہے۔ کہ ہندو سوسائٹی میں ایک ایسا مظلوم اور ستم رسیدہ طبقہ اب بھی موجود ہے۔ جسے اچھوت کہا جاتا اور جس سے حیوانوں سے بھی بدتر سلوک کیا جاتا ہے۔ اور کوئی عقل و سمجھ رکھنے والا انسان ایک لمحہ کے لئے یہ خیال بھی نہیں کر سکتا۔ کہ کسی گزشتہ زمانہ میں کسی ملک میں چونکہ عورتوں سے ناروا سلوک کیا جاتا تھا۔ یا کسی خطہ میں اب حکمران طبقہ ماتحت لوگوں پر بے جا تشدد کرتا ہے۔ اس لئے ہندوؤں کو یہ حق دائمی طور پر حاصل ہو چکا ہے۔ کہ جن لوگوں پر وہ بقول خود کئی ہزار سال سے انتہائی ظلم و تشدد کرتے چلے آ رہے ہیں۔ ان سے آئندہ بھی ایسا ہی انسانیت کش سلوک کرتے رہیں۔ اور کسی کو ان کے اس شرمناک طریق عمل کے خلاف لب ہلانے تک کی اجازت نہیں۔ ظلم آخر ظلم ہی ہے۔ خواہ ہزار سال سے کیا جا رہا ہو۔ اور مظلوم کو ہر وقت حق حاصل ہے۔ کہ ۲

اس سلسلہ میں "پرہتات" کا یہ بیان بھی دلچسپی سے پڑھنے کے قابل ہے۔ کہ "جو پھرے لوگ آج بیسویں صدی میں ہندوؤں کو جو پرانے آریوں کی نسل ہیں۔ یہ الزام دیتے ہیں۔ کہ ان کی سوسائٹی میں ایک طبقہ پست کیوں ہے۔ جسے اچھوت کا نام دیا گیا ہے۔ وہ تاریخ کے مختلف منازل سے قطعاً واقف نہیں۔ نہ ہی ان مرحلوں سے واقف ہیں۔ جن سے دنیا کی مختلف تہذیبوں کو گذرنا پڑا۔ زیادہ عرصہ نہیں گذرا۔ جب یورپ اور خود انگلستان میں نوجوان عورتوں کو سرعام نیلام کیا جاتا تھا کاکیشیا میں ان عورتوں کو جن کے خاوند مر جاتے۔ خاوندوں کی لاشوں کے ساتھ زندہ جلا دیا جاتا تھا۔ (ہندو دھرم اور ہندو تہذیب میں سستی کی رسم جو بالکل ہی مفہوم رکھتی تھی۔ اور جسے گورنمنٹ برطانیہ نے بڑی کوشش کے ساتھ بند کیا۔ اسے نظر انداز کر کے کاکیشیا کے ذکر کی کیا ضرورت تھی) فلسطین و شام و عرب کے بازاروں میں انسانوں کو بھیروں اور بکریوں کی طرح بیجا اور خرید جاتا تھا۔ ایسے سینیا اور افریقی مسلمانوں کے کچھ ملکوں میں اب بھی یہ رسم جاری ہے (اسلام نے اسے سخت ممنوع قرار دیا۔ اور اسلام کی تعلیم سے واقف مسلمان اسے سخت مہیوب قرار دیتے ہیں) افغانستان میں والدین اپنی لڑکیوں کو بیس بیس پچیس پچیس روپوں میں اسی طرح فروخت کرتے ہیں۔ جیسے کسی نے گلے بیچ دیا۔ بلکہ بعض علاقوں میں تو خاوند اپنی بیویوں کو

روزنامہ افضل قادیان ۱۵ صفر ۱۳۶۳

اچھوت اور ہندو

ان میں اور ہندوستان کے اصلی و قدیم باشندوں میں امتیاز قائم ہو گیا۔ اور اچھوت اقوام اسی امتیاز کی پیداوار اور یادگار ہیں۔ ہمارے نزدیک "پرہتات" کے اس بیان اور اس اعلان میں جسے "پرہتات" نے "بگو اس" قرار دیا ہے۔ کچھ بھی فرق نہیں ہے۔ جب آریوں نے ہندوستان کے اصلی باشندوں پر غلبہ حاصل کر کے یہاں اپنے مذہب اور تہذیب اور تمدن کی بنیاد رکھی۔ اور اس کا لازمی نتیجہ یہ نکلا۔ کہ انہوں نے اصلی باشندوں کو اچھوت قرار دے دیا۔ تو صاف ظاہر ہے۔ کہ اچھوت پن کے قیام کی ساری ذمہ داری ہندو مذہب۔ ہندو تہذیب اور ہندو تمدن پر عائد ہوتی ہے۔ اور یہی وہ بات ہے۔ جو اچھوت اور ان کی مظلومیت کو محسوس کرنے والے کہتے ہیں۔ اور جو بالفاظ "پرتھو" یہ ہے۔ کہ "اچھوتوں کا طبقہ ہندو دھرم کا دبا ہوا ہے۔ اور ہندو تہذیب نے اسے اُپر نہیں اٹھنے دیا۔" پھر لے "بگو اس" کیونکہ کہا جاسکتا ہے۔ اصل بات یہ ہے۔ کہ اچھوت اقوام پر ہندو دھرم اور ہندو سوسائٹی کا دباؤ اور ظلم و ستم اتنا واضح اور اتنا غیر مشتبہ ہے۔ کہ اس کا انکار کر نیوالے بھی آخر اقرار ہی کرنے پر مجبور ہو جاتے ہیں۔ اور ان کے انکار کا مفہوم اقرار ہی ثابت ہوتا ہے۔

اجازت پرہتات، ۹ فروری نے انسانوں کے اس طبقہ کے متعلق جسے ہندو سوسائٹی نے "اچھوت" کا لقب انگیز اور ذلیل کن نام دے رکھا ہے۔ اس حقیقت کو بجا اس قرار دیا ہے۔ کہ "ہندو دھرم کا دبا ہوا ہوا ہے۔ اور ہندو تہذیب نے اسے اُپر نہیں اٹھنے دیا۔" اور تاریخی یا حقیقی روشنی میں اس کی داستانوں بیان کی ہے۔ کہ:- "ہمارے خیال کے مطابق کئی ہزار اور نئی تحقیقات کے رُو سے صرف چھ ہزار سال پہلے جب وسطی ایشیا کے طاقتور باشندے جنوب میں ہندوستان کی طرف اور مغرب میں یورپ کی طرف پھیلے۔ تو جو طبقہ ہمارے ملک میں آکر آباد ہوا۔ اُسے تاریخ میں آریں کہا جاتا ہے۔ یہ وہی آریہ لوگ تھے۔ جنہوں نے صدیوں پہلے ہندوستان میں آکر مذہب اور تہذیب اور تمدن کی بنیاد رکھی اس نشوونما کے دوران میں قدیمی باشندوں سے نئے آباد کاروں کا تصادم ہونا لازمی تھا۔ اور اس تصادم کے نتیجے کے طور پر آبادیوں کے نئے اور پرانے طبقوں میں امتیاز کا ہونا بھی" مطلب یہ کہ جب آریوں نے وسطی ایشیا سے نکل کر ہندوستان پر یلغار کی۔ تو یہاں آکر انہوں نے مذہب۔ تہذیب اور تمدن کی ایسی بنیاد رکھی۔ جس کا لازمی نتیجہ یہ رو نما ہوا۔ کہ

۱۔ نظم کے چنگل سے نکلنے کے لئے جو کچھ کر سکتا ہے۔ اور ہر ایک شریف انسان کا فرض ہے۔ کہ مظلوم کی جس قدر بھی مدد کر سکتا ہو کرے۔ اس پر "پرہتات" یا کسی اور کا ناک بھول چڑھانا اور بدزبان پر اتارنا اور ہرگز کرنا ہے۔ کہ ہندو جو آزادی کو اپنا پیدائشی حق مانتے اور ہندوستان میں اپنی آزاد حکومت قائم کرنے کے خواب دیکھ رہے ہیں۔ ان کی رنگ دلی اور تباہ کن حالت ہے۔ کہ ہندوستان کے کئی کروڑ انسانوں کو انسانیت کے معمول حقوق دینے کے لئے بھی تیار نہیں۔ اور اس کیلئے بڑی جوش کی ضرورت ہے۔

سید ام طاہر احمد رضا کی صحت کے لئے خصوصیت دعا کی جائے

سیدہ ام طاہر احمد صاحبہ حرم حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا وجود جماعت احمدیہ کے لئے نہایت بابرکت اور فیض رسالہ وجود ہے۔ ان کی علالت کی وجہ سے جماعت احمدیہ ان کے فیض سے محروم ہو رہی ہے۔ جماعت احمدیہ قادیان کا ہر فرد ان کی صحت و عافیت کے لئے دن رات دعائیں کر رہا ہے۔ بیرونی احباب کو بھی چاہیے۔ کہ سیدہ موصوٰفہ کی صحت کے لئے خصوصیت دعا کریں۔ کیونکہ ابھی تک ان کے لئے دعائیں کرنے کی بے حد ضرورت ہے۔

ہوشیار پور میں ایک نہایت ضروری جلسہ

ہوشیار پور میں ۲۰ فروری کو ایک جلسہ کا انتظام کیا جا رہا ہے۔ قرب و جوار کی احمدی جماعتیں شرکت کا ابھی سے انتظام کر لیں۔ یہ جلسہ خاص اہمیت کا ہوگا انشاء اللہ تعالیٰ۔ (ناظر دعوت و تبلیغ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

عہدہ داروں کے انتخابات کے متعلق جماعتوں کو اطلاع

گزشتہ دو ہفتہ سے بعض جماعتوں کی طرف سے عہدہ داروں کے انتخابات کے متعلق اطلاع اور فرہشتیں آرہی ہیں۔ پہلے تو یہ خیال کیا گیا کہ شاید انتخابات ضرورتاً ضمنی ہیں۔ لیکن ہفتہ محفتمہ سے ایسی اطلاعات میں روز افزوں ترقی ہو رہی ہے۔ اس سے میں سمجھتا ہوں کہ یہ انتخابات ضمنی نہیں ہو رہے۔ بلکہ جن جماعتوں نے اس قسم کی اطلاعات دی ہیں انہوں نے سال کا آغاز سمجھتے ہوئے نئے عہدہ داروں کا انتخاب کرنا اور مرکز میں اطلاع دینا ضروری سمجھا ہے۔ جو درست نہیں ہے۔ اس لئے میں اس اعلان کے ذریعہ تمام جماعتوں کو اطلاع دیتا ہوں۔ کہ سابقہ عہدہ داروں کی تقریروں کی مبادی بھی ختم نہیں ہوئی۔ بلکہ ۳۰ اپریل ۱۹۲۲ء کو ختم ہوگی۔ اور جدید انتخابات کے لئے جب تک نظرات ہذا کی طرف سے اعلان نہ ہو جو انشاء اللہ تعالیٰ مارچ کے مہینہ میں کر دیا جائے گا) کوئی کارروائی نہیں ہونی چاہیے۔ ہاں اگر ضرورت ہو (مثلاً کوئی عہدہ دار تبدیل ہو جائے۔ یا غداً خواستہ فوت ہو جائے یا کام چھوڑ دے وغیرہ ذالک) تو ضمنی انتخاب کی ہر دقت اجازت ہے۔ مارچ میں انشاء اللہ تعالیٰ جدید انتخابات کے لئے اعلان کیا جائے گا۔ اور اس کے ساتھ انتخابات کے متعلق قواعد شائع کئے جائیں گے۔ اس وقت جماعتوں کو نئے عہدہ داروں کا انتخاب کرنا چاہیے۔ جو یکم مئی ۱۹۲۲ء سے ۳۰ اپریل تک تین سال کے لئے ہونگے۔ (ناظر اعلیٰ قادیان)

ظہور مصلح موعود

میں اپنی دعاؤں کا اثر دیکھ رہا ہوں احمد کے گلستاں میں کھلا ہے گل رعنا جو مہدی موعود کو دکھلایا گیا تھا دو شنبہ مبارک ہے دو شنبہ کہ پس از دو اللہ تری قدرت بے حد کے نشانات تقدیر اُمم کھائے گی پلٹا کوئی دن میں اک جام پلا کر مجھے سرست بنادے جب بارگہ حُسن میں جھکنے کو نہ آئے فرعون کا بیڑا تو ہوا چاہتا ہے غرق مغرب سے جو اٹھے میں ملاحم کے شرار اب دیکھنے کب ہوتا ہے دیدار پیر انوار تقدیر نے کی ہے جو ذبوں عالی اقوم یہ بڑھتا ہوا شوق ہے میرا کہ جو منزل

ایام سعید آئے مگر تجھ کو میں اکل کیا بات ہے؟ با حال بتر دیکھ رہا ہوں

تبلیغی دور کے متعلق ضلع سرگودہ کی جماعتوں کو ضروری اطلاع

ضلع سرگودہ کی جماعتوں کے تبلیغی دورہ میں ۲ فروری ۱۹۲۲ء کے شائع شدہ پروگرام میں ترمیم کی جاتی ہے۔ جماعتیں اور مبلغین مندرجہ ذیل پروگرام نوٹ کر لیں۔

۱۱ تا ۱۳ فروری	چک ۹۹ شمالی منظر بیابان	۱۱ تا ۱۳ فروری	۱۰ مارچ - سرگودہ
۱۴ - ۱۵	" " " جنوبی	۱۲ - ۱۳	" " " خوشاب
۱۶ - ۱۷	" " " " "	۱۵ - ۱۶	" " " روڈہ براتہ گروٹ
۱۸ - ۱۹	" " " " "	۱۷ - ۱۸	" " " سفیر
۲۰ - ۲۱	" " " " "	۱۸ - ۱۹	" " " مہوگہ
۲۲ - ۲۳	" " " " "	۲۰ مارچ	" " " سفیر سرگودہ
۲۴ - ۲۵	" " " " "	۲۲ - ۲۳ مارچ	" " " کوٹ موہن
۲۶ - ۲۷	" " " " "	۲۵ - ۲۶	" " " ادرجہ
۲۸ - ۲۹	" " " " "	۲۸ - ۲۹	" " " ڈھرا بھنگا
۳۰ مارچ	" " " " "	۳۰ مارچ	" " " واپسی دارالامان

نوٹ - چک ۹۹ شمالی میں مورخہ ۱۲ - ۱۳ فروری ۱۹۲۲ء عیسائیوں سے مناظرہ مقرر ہوا ہے۔ جس پر مرکز سے مولوی عبد الغفور صاحب اور قاضی محمد نذیر صاحب لائل پوری کو بھیجا جائیگا (ناظر دعوت و تبلیغ)

جماعت احمدیہ لندن اور چندہ شریک جدید

لندن ۸ فروری ۱۹۲۲ء - کم مولوی جمال الدین صاحب شمس امام مسجد احمدیہ لندن بندہ تارا اطلاع دیتے ہیں کہ تحریک جدید کے دسویں سال کے متعلق حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح اثنی عشر ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا خط گذشتہ مہینے پڑھا گیا۔ ممبران جماعت احمدیہ نے اپنے وعدہ کی سابقہ رقم میں ۲۶ پونڈ کا اضافہ کیا۔ دعا کے لئے درخواست ہے۔

شان محمد صلی اللہ علیہ وسلم

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مولوی ثناء اللہ صاحب سوال کرتے ہیں۔
کہ کیا تیرہ سو سال تک جو تمام امت آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کی تعریف کرتی چلی آئی
اس سے بھی محمد کا مفہوم مکمل نہ ہو سکا۔ جب
تک قادیان میں احمد نبی پیدا نہ ہوا

(۱)

اس کے متعلق گزارش ہے کہ یہ شک
امت محمدیہ کا خرد کھلانے کا ہر متفق اپنے
اپنے رنگ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم کی تعریف کرتا رہتا رہتا ہے اور کرتا
رہے گا۔ مگر ان میں سے کسی ایک کو بھی
ہم اندہ نہیں کہہ سکتے۔ ہاں وہ حامد کھلا سکتے
ہیں کیونکہ حقیقی محنوں میں احمد ہم ہی کو کہہ
سکتے ہیں۔ جو اپنے محسن کی غائت درجہ تعریف
کرسے۔ اور غائت درجہ کی تعریف کسی مہتی
کی وہی کر سکتے ہیں جس کو اس کے آقا سے
غایت درجہ کا انعام بھی ملے۔ اور یہ امر
ہمارے اور مولوی صاحب کے نزدیک مسلم
بے کر روحانی انعاموں میں سے سب سے
اعلیٰ درجہ کے انعام کا نام اللہ تعالیٰ نے
نبوت رکھا ہے۔ اور ہمارے نزدیک یہ انعام
بجز حضرت احمد قادیانی ۱۳ سو برس میں کسی کو
عطا نہیں ہوا۔ پھر کوئی ایک شخص یا ساری
امت ملکہ بھی کس طرح احمد کے مفہوم کی
صحیح مصداق ہو کر محمد کے مفہوم کو پورا کرنے
وال کہہ سکتی ہے۔ پس یہ سپج اور بالکل سپج
ہے کہ امت محمدیہ کے محامدین اپنے اپنے
رنگ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی
تعریف کرتے چلے آئے۔ مگر محمد کا مفہوم اپنی
شان کے ساتھ اسی وقت پورا ہوا۔ جبکہ
قادیان میں محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی
غلامی میں احمد نبی پیدا ہوا۔

(۲)

مولوی صاحب کو ذرا بخیرگی سے غور کرنا
چاہیے۔ کہ جس صورت میں وہ یہ عقیدہ رکھتے
ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی
تاثیر قدی مکمل روحانی انعام یعنی نبوت تک
پہنچانے سے معاذ اللہ قاصر ہے۔ اور وہ عمر
بھر سارا ذرا ہی بات پر صبر کرتے آئے

ہیں۔ اور اس وقت بھی انہوں نے اگر عرض
کے پیش نظر قلم کو جنبش دی ہے۔ کہ تالگوں
پر ظاہر کریں۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
نے نبوت جیسے فیضان خداوندی کو جو اپنے لئے
آفرینش سے جاری و ساری تھا۔ ابدال آباد کے
لئے کلیتہً بند کر دیا ہے۔ تو ایسا عقیدہ رکھتے
ہونے کس موہنہ سے کہہ سکتے ہیں۔ کہ انہوں
نے محمد کے مفہوم کو پورا کر دیا۔ مولوی صاحب
کو معلوم ہونا چاہیے۔ کہ محمد کے مفہوم کو پورا
کرنے والا تو کوئی ایسا ہی وجود ہو سکتا ہے جس
کے مبارک موہنہ سے یہ پاک کلمات نکلیں۔
”عم جب انصاف کی نظر سے دیکھتے ہیں تو
تمام سلسلہ نبوت میں سے اعلیٰ درجہ کا جو الٰہی
اور زندہ نبی۔ اور خدا کا اعلیٰ درجہ کا پیارا
نبی صرف ایک مرد کو جانتے ہیں یعنی وہی نبی
نبیوں کا سردار۔ رسولوں کا خیر تمام رسولوں
کا سر تاج۔ جس کا نام محمد مصطفیٰ و احمد مجتبیٰ صلی
اللہ علیہ وسلم ہے۔ جسے زیر سایہ دس دن چھینے سے وہ
روشنی ملتی ہے۔ جو پہلے اس سے ہزار برس
تک نہ لی سکتی تھی۔ (سراج منیر)

”عم کا فریخت ہوں گے اگر اس بات کا
اقرار نہ کریں۔ کہ توحید حقیقی ہم نے اسی نبی کے
ذریعہ سے پائی۔ اور زندہ خدا کی شناخت
ہمیں اسی نبی کامل کے ذریعہ سے اور اس کے
نور سے ملی ہے۔ اور خدا کے مکالمات اور
مخاطبات کا شرف بھی جس سے ہم اس کا چہرہ
دیکھتے ہیں۔ اسی بزرگ نبی کے ذریعہ سے ہمیں
میسر آیا ہے۔ اس آفتاب ہدایت کی شمع و حویلی
کی طرح ہم پر پڑتی ہے۔ اور اسی وقت تک
ہم منور رہ سکتے ہیں۔ جب تک ہم اس کے مقابل
پر کھڑے ہیں۔ (حقیقۃ الوحی ص ۱۱)

(۳)

پھر مولوی صاحب غور فرمائیں جو لوگ انبیاء
علیہم السلام کی خوبیوں کے جامع نبی۔ زندہ
تاثیر رکھنے والے نبی حضرت محمد مصطفیٰ صلی
اللہ علیہ وآلہ وسلم کو تو وفات قرار دیں لیکن نبی کریم
کے ایک نبی یعنی ابن مریم کو جس کی روحانی طاقتیں
محدود اور جس کی تاثیر قدسی ختم ہونے کے زندہ
سمجھیں۔ اور اس کے نزول کا یہ عقیدہ رکھیں

کہ امت محمد صلی اللہ علیہ وسلم جب اتھرائی
تنزل کی حالت میں ہوگی۔ اور مولوی ثناء اللہ
صاحب بھی اپنی زبان معالت کامر تیریوں پر نہیں
کہ آہ ہم کیا ہیں ہم وہ ہیں کہ ہمارے توی
سلب ہو چکے۔ ہماری بہادری غنقا ہو چکی۔ اور
اعضا کمزور ہو چکے۔ حقانی تڑپ ہمارے دل
سے معدوم ہو چکی۔ بلکہ میں یہ سمجھنے میں
حق بجانب ہوں۔ کہ تمام اعضا مر چکے فقط
ایک دہن اور اس میں زبان باقی ہے۔“

(المحدث ۱۶ مارچ ۱۹۳۳ء)
اور مسلم اخبار خدا لئے دو جہان کے آستانہ
پر سر رکھ کر خون کے آندو رو کر اس کے مجرب
اور پیارے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو
ان الفاظ میں پکار رہے ہوتے۔ ”اے
گلشن اسلام کے مال آ۔ اور دیکھ کر تیرے
لگائے ہوئے پلو دے خشک ہو رہے ہیں۔
اور انہیں ایک بار پھر تیری ضرورت ہے۔ آ
اور ان کی آبیاری کر کے دنیا کے اسلام کو
یکبار پھر گلگندہ بنا دے۔ کفر و النکاح گھٹاؤ
نے دنیا کو تاریک بنا رکھا ہے۔ اسلام اپنے
حسن جہاں تاب کی ضیا پاشیوں سے ایک بار
پھر بقیعہ نور بنا دے۔ اے تا خدا لئے کشتی
اسلام آ۔ اور دیکھ کہ مسلم کا جہاز نئے تمدن
کے بحر اے پایاں میں غوطے کھا رہا ہے آ او
اسے ساحل مراد تک پہنچا دے۔ اسلام کی
کھیتی خشک ہو رہی ہے۔ آ اور رحمت کا
بادل شک ایک بار پھر اسے سرسبز و شاداب بناؤ
اے رہبر کمال تیری امت تیرے بتائے ہوئے
راستہ کو یاد نہ رکھنے کی وجہ سے اب گم کردہ
راہ سے خدا را رحم فرما۔ اور ایک بار پھر اسے
منزل مقصود کا راستہ دکھا دے۔“

دشہباز ۲۶ اگست ۱۹۳۱ء
اس وقت امت محمدیہ کی یہ دردندانہ پکار
بھی معاذ اللہ صد بھرا ثابت ہوگی۔ کیونکہ اسلام
کی کشتی کا ناخدا۔ رحمت کا بادل۔ گلشن اسلام
کا مال آپ کے خیال میں طاہری طور پر بھی فوت
ہو چکا۔ اور سابقہ ہی آپ کی تاثیر قدسی بھی معاذ اللہ
دفن کر دی گئی۔ اب آپ کے خیال میں نبی امیر اسل
کانہی عمران کی بیٹی کا بیٹم و چراغ زندہ جاوید
الان کہتا کان کا مصداق ہی آسمان کی بلندیوں
سے اترے گا۔ اور محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کی
بیٹیم دے لیں امت کی دشگیری کر کے
اسلام کی خشک کھیتی کی آبیاری کرنے کو رحمت

کا بادل بن کر برسے گا۔ اور تمام بیٹیوں کے
سردار پر معاذ اللہ احسان کرے گا۔ پس اس
محمد عربی کی امت کا دعویٰ کرنے والو۔
اور حیات النبی کے قائل بھائیو خدارا سوچو
کہ ایسا عقیدہ رکھنے والے کس موہنہ سے
کہہ سکتے ہیں۔ کہ انہوں نے محمد صلی اللہ علیہ
کی تعریف کیا (گی)۔ کے مفہوم کو پورا کیا۔ حق
یہ ہے کہ ایسے لوگ خرا اور اس کے پیارے
محبوب کے دوست خادشمن ہیں جن کے متعلق
آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے تھے
ایسوا منی و لست منہم کہ نہ وہ
میرے ہیں اور نہ میں ان کا۔ محمد کے مفہوم
کو پورا کرنے والو تو وہی بزرگ و بڑا تر انسان
ہو سکتا ہے جس نے کہا

قد مات عیسیٰ مطرق وینا
حی دربی انہ و لافانی
حضرت عیسیٰ تو خاموشی سے جام وفات نوش کرچکے
مگر ہمارے نبی حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم اللہ تعالیٰ کی قسم وہ تو زندہ ہیں اور رکھے
ملے ہیں۔ (۱۶)

میں پیران ہوں کہ مولوی ثناء اللہ صاحب
نے یہ کس میں کہہ دیا۔ کہ انہوں نے آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کی وہ تعریف کر دی ہے جس
سے محمد کا مفہوم پورا ہو جاتا ہے۔ الحدیث ہو کر
کیا وہ نہیں جانتے۔ کہ حدیث میں آتا ہے۔ کہ
اس امت کے ۳۷ فریقے ہو جائیں گے۔ اور ان میں
سے صرف ایک ناجی ہوگا۔ باقی سب دوزخی۔ یہی
مولوی صاحب کو اپنی لوگوں کی تعریف پر فخری
مولوی صاحب میری توجیح کا پ جاتی ہے۔ یہ
خیال کر کے کہ کون تھنا نوان محمد دوزخ میں
جاسکتا ہے۔ ان کو شاخوان محمد کہہ کر دوزخ میں
بھیجے کی بجائے لایمقی من الاسلام الا
اسمہ کی پیشگوئی کے مطابق یہ تسلیم
کرنا بہتر ہے۔ کہ وہ شاخوان ہی نہیں
کیونکہ اللہ اس انسان پر دوزخ کی
آگ حرام اور قطعی حرام ہے۔ جو واقع
آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا شاخوان
ہو۔ کیا ہی سپج فرمایا احمد قادیانی
علیہ الصلوٰۃ والسلام نے یہ

اگر خواہی کہ حق گویت ثنایت
بشو از دل ثناخوان محمد

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تازہ اور ضروری خبروں کا خلاصہ

ماسکو ۹ فروری۔ آج ماسکو ریڈیو نے اعلان کیا ہے کہ جرمن افواج وسطی نیپٹیر میں شہوالپاکٹ سے باہر پیدل فوج اور ٹینک میدان میں لارہی ہیں۔ ایک تنگ علاقہ میں یہ فوجیں نے منہمہ سرنگل جانے کی انتہائی کوشش کی مگر روسی فوج نے کسی کوشش کو کامیاب نہ ہونے دیا۔

چنگنگ ۹ فروری۔ کوانٹن میں جو بین الاقوامی امدادی کمیٹی مصروف عمل ہے۔ اس کے ایگزیکٹو سکریٹری مسٹر جارج آدم نے اپنی سرکاری رپورٹ حکام کے پیش کر دی ہے۔ اس رپورٹ میں اندازہ لگایا گیا ہے کہ چین کے جنوبی صوبہ کوانٹن میں فائدہ کشی اور بیماریوں کی وجہ سے دس لاکھ انسان لقمہ اجل ہونے لگے ہیں اور اگر فروری امداد ہم نہ پہنچانی گئی تو انی لاکھ اور موت کے گھاٹ اتر جائینگے۔

لندن ۹ فروری۔ سرکاری طور پر جو اعداد و شمار چھپا ہوئے ہیں۔ ان سے پایا جاتا ہے کہ جرمنی کے دار الحکومت برلین پر تین ماہ میں چھ لاکھ من مجموعی وزن کے بم گرائے جا چکے ہیں۔ اس شہر پر فضائی حملوں کا سلسلہ نومبر ۱۹۳۲ء سے جاری ہے۔ کل چار سو اتحادی طیارے تباہ ہوئے۔ ان حملوں میں جو اتحادی طیارے ہلاک ہوئے۔ مجرد یا قید ہوئے۔ ان کی مجموعی تعداد دو ہزار آٹھ سو ہے۔

لندن ۹ فروری۔ ایک سرکاری اعلان منظر سے کہ بعض جاپانی طیارے لنکا کے ساحل

تک پہنچنے میں کامیاب ہو گئے۔ اور انہوں نے بعض مقامات پر بم گرائے۔ کسی نقصان جان و مال کی اطلاع موصول نہیں ہوئی۔

روم ۹ فروری۔ ہفتہ کے روز روم کے ریڈیو نے اپنا موسیقی کا پروگرام اچانک ملتوی کر دیا۔ اور روم کے گورنر کا ایک خاص اعلان نشر کیا۔ اعلان میں درج تھا کہ روم کے شہر میں غذائی حالت خطرناک صورت اختیار کر گئی ہے۔ خوراک کی مزید بہم رسانی مشکل ہے۔ لہذا یہ ضروری ہے کہ شہر کے جملہ ذخائر خوراک کا جائزہ لے کر انہیں ایک مرکزی جگہ جمع کر لیا جائے۔ تاکہ ماسدی تقسیم خوراک کا انتظام عمل میں آسکے۔

کراچی ۹ فروری۔ سندھ کی آریہ برتی ندی بھانے فیصد کیا ہے۔ کہ ستیا رتھ پرکاش کی پانچ ہزار کاپیاں چھپوا کر اہل سندھ میں تقسیم کی جائیں۔

ماسکو ۹ فروری۔ اسٹونیا کی روسی گورنٹ کے ممبروں نے حال ہی میں روسی پارلیمنٹ کے دسویں اجلاس میں حصہ لیا تھا۔ لیٹن گراڈ میں ہے۔ روسی فوجوں کی پیش قدمی کے پیش نظر یہ گورنٹ اسٹونیا میں منتقل ہونے والی ہے اسٹونیا کی گورنٹ اور اسٹونیا کے گوریلوں میں تعلق قائم ہے۔ یہ گوریلے ناروا سے آگے لڑ رہے ہیں۔

لندن ۹ فروری۔ اطالوی محاذ کی برٹانی اور امریکن فوجوں نے اپنی مورچہ بندی مزید مضبوط کر لی ہے۔ فریقین ایک دوسرے پر زور دار گولہ باری کر رہے ہیں۔ جرمن اتحادی مورچوں پر جوابی حملوں کے دوران میں آگ پھینکنے والے بم استعمال کر رہے ہیں۔

ہفتہ کے روز لندن کے مغرب میں رات کے حملے میں امریکن فوجوں کو ان شعلوں کی لہروں کا سامنا کرنا پڑا۔ کالینو میں گھسان کی لڑائی جاری ہے۔

ماسکو ۹ فروری۔ روس اور بلغاریہ کے تعلقات میں کشیدگی کے سلسلے میں حال ہی میں بلغاریہ نے سوویت روس کو یہ عذر پیش کیا تھا کہ بلغاریہ نے صرف برطانیہ اور امریکہ کے خلاف اعلان جنگ کیا ہوا ہے۔ روس کے

خلاف نہیں۔ سٹالین نے بلغاریہ کے اس عذر کو ٹھکراتے ہوئے لکھا کہ بلغاریہ روس کا صریح دشمن ہے۔ بلغاریہ کی فوجیں اور اسلحہ روسی محاذ پر پہنچ رہا ہے۔ یہ یاد رہے کہ بلغاریہ نے روس کے خلاف اسلئے اعلان جنگ نہیں کیا کہ سرمایہ دار ریڈیوں کو خطرہ ہے کہ بلغاریہ کے عوام بغاوت نہ کریں۔

پٹنہ ۹ فروری۔ ایم۔ ایم یونس سابق وزیر اعظم بھارت نے ایک بیان میں کہا ہے کہ چاندل کی شدید قلت ہے۔ بہار کی موجودہ صورت حالات فوری توجہ کی مستحق ہے۔ ہمیں بنگال کا خطرہ نظر آ رہا ہے۔ مسٹر یونس نے مرکزی حکومت کو فوری کارروائی کرنے کی اپیل کی ہے۔

لندن ۹ فروری۔ ٹرکس ریڈیو نے اطلاع دی ہے کہ سوموار کو اٹالویہ میں بولی کے مقام پر مزید زلزلے آئے جس سے ۱۳۵۸ اشخاص ہلاک ہوئے۔ بولی اسٹینول کے مشرق میں ۱۳۰ میل کے فاصلہ پر واقع ہے۔

واشنگٹن ۹ فروری۔ ایک بہت بڑے برٹانی افسر نے کہا کہ اسس کا یقین ہے کہ اتحادی فضائی بمباریوں سے گھبرا کر جرمنی کا دار الحکومت برلن سے بدل کر کسی اور جگہ چلا گیا ہے۔ برلن پر خوفناک حملے ابھی تک جاری ہیں۔

لندن ۹ فروری۔ ایک سرکاری اطلاع سے معلوم ہوا ہے کہ سپانوی حکومت نے اطالیہ کے ساتھ جہاز چھوڑ دئے ہیں۔ حکومت برطانیہ اور ہسپانیہ میں ابھی تک گفتگو ہو رہی ہے کہ کیونکہ ابھی تک مزید جہاز ہسپانوی حکومت کے قبضہ میں ہیں۔

واشنگٹن ۹ فروری۔ وسطی بحر الکاہل میں سات دن کی لڑائی کے بعد مارشل کے جزیروں میں سے کوارجیلین کے جزیرہ پر امریکی فوجوں نے قبضہ کر لیا ہے۔ امریکی کمانڈر انچیف نے کہا کہ یہ جزیرہ جاپان کے خلاف جنگ کرنے میں بہت بڑی اہمیت رکھتا ہے۔ جو زبردست چوکی کا کام دے گا۔

واشنگٹن ۹ فروری۔ سیام دار الحکومت بنگاک پر اتحادی ہوائی جہازوں نے حملہ کیا۔ جس سے جگہ جگہ آگ بھڑک اٹھی۔ ہندوستانی میں جاپانی ریلوے ٹھکانوں پر حملے کئے گئے۔ ان حملوں سے دو امریکی جہاز واپس نہیں آئے۔

لندن ۹ فروری۔ اٹلی میں کیسیلے شہر پر اتحادیوں کا قبضہ ہو چکا ہے۔ اب کیسیلے کی ایک پہاڑی پر سخت جنگ ہو رہی ہے۔ روم کے جنوب میں دشمن کے جوابی حملے کا زور گھٹانے کی کوشش کی جا رہی ہے۔

واشنگٹن ۹ فروری۔ کوارجیلین کے جزیرے پر امریکی کا قبضہ ہو جانے کی وجہ اتحادی جہازوں کو دور دور تک دشمن کے خلاف کارروائیاں کرنے کا موقع مل گیا ہے۔ چنانچہ چار نئے جزیروں پر ہوائی حملے کئے گئے ہیں۔ وسطی بحر الکاہل میں اگرچہ موسم خراب رہا۔ تاہم کسی مقام پر حملے کئے گئے۔ اور ۱۲۰ ٹن دہائی بم گرائے گئے۔

ماسکو ۹ فروری۔ روسی فوجوں نے نیپیر کے موڈ پر جو تازہ حملہ کیا ہے۔ اس کے نتیجے میں جنوب مشرقی کورے کے شہر نیکیوپول پر قبضہ کر لیا ہے۔ دوسری طرف دشمن کو ایک زبردست شکست ہوئی ہے۔ جہاں اس کے ڈیڑھ ہزار سپاہی مارے گئے۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اس علاقہ کی آخری لڑائی میں جنوں کے کشتوں کے پتے لگ جائیں گے۔

نیوی دہلی ۹ فروری۔ آج تیسرے پہر سنٹرل اسمبلی کے اجلاس میں مسٹر محمد احمد کاظمی نے اجلاس کو ملتوی کرنے کی تجویز پیش کر کے دلچسپی پیدا کر دی۔ مسٹر کاظمی نے اپنی تقریر میں گورنٹ پر یہ الزام لگایا کہ ڈیفنس آٹ انڈیا رولز کے ماتحت سرکاری افسروں نے ملک میں دہشت کا بازار گرم کر دیا ہے۔ یہاں تک کہ ان دیکھوں کو گرفتار کر لیا گیا۔ جنہوں نے سیاسی ملازموں کے مقدموں کی پیروی کی۔ اور جس کی مثال لاہور میں مسٹر یار ڈی والا اور اگرہ میں پنڈت بیچ ناتھ کی گرفتاری سے ملتی ہے۔

اس تحریک کی حمایت کرنیوالوں نے دلیل

کتابت کی سیاہی

کتابت کی تمام روشنائیوں سے رنگ اور چمک میں بہترین اور روانی میں صاف اور طباعت میں عمدہ ہے۔

قیمت ۱۳ روپے فی سیر

نمونہ تین پیسے کا ٹکٹ ڈاک

بھیجک مفت طلب کریں۔

ڈاکمن ڈخوشنولیس روشنائی سٹور

روڈ میں ضلع سیالکوٹ

لیوب کبیر

لیوب کبیر مشہور معجون ہے۔

نی زمانہ ننانوے فی صدی دوا خانے اس کو تیار کرتے وقت نہ تو صبح اجزا ڈالتے ہیں اور نہ پورے اجزاء سے اسے بناتے ہیں۔ ہمیں یہ سزا دینی بیان سے ملا ہے۔ اس میں تمام مغزیات۔ مصالحات کے علاوہ زعفران۔ مصطکی۔ رومی۔ ورق سونا۔ ورق چاندی۔ عنبر۔ مشک۔ سرورید۔ کہربا۔ مرجان۔ عقیقہ۔ یعنی۔ یا قوت رسانی وغیرہ ڈالے جاتے ہیں۔ یہ معجون شانہ کو طاقت دیتی ہے۔ دافع نسیان ہے۔ دل و دماغ کو قوت دیتی ہے اور نشاط آور ہے۔ بدن کو فرہ کرتی اور اعصابی مضبوط کرتی ہے۔ قیمت آٹھ روپے فی چٹانک۔

طبیعی عجائب گھر قادیان

اس کتابت کی سیاہی کو روڈ میں ضلع سیالکوٹ سے بھیجیں۔ اس کتابت کی سیاہی کو روڈ میں ضلع سیالکوٹ سے بھیجیں۔ اس کتابت کی سیاہی کو روڈ میں ضلع سیالکوٹ سے بھیجیں۔